اسلام اور سیکولرزم

مفتی عبدالرؤف غزنوی

سابق استاذ: دارالعلوم دیوبند انڈیا، حال استاذ: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

(پہلی قسط)

زیرِنظر تحقیقی مقالہ مفتی عبدالرؤف غزنوی مدظلہٗ نے ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کو ''انجمن خدام القرآن وانمباڑی، انڈیا'' کی طرف سے منعقدہ اجتماع میں اس وقت پیش کیا تھا جب وہ دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمت انجام دے رہے تھے اور مذکورہ انجمن کی طرف سے ان کو مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ''اسلام اور سیکولرزم'' کے موضوع پر مقالہ پیش کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ مقالہ میں سیکولرزم کا تاریخی پسِ منظر، اس کا مفہوم ومقصد، اسلام کی روشنی میں اس کا تجزیہ اور سیکولر طرزِ حکومت میں مسلم اقلیت کے لیے لائحۂ عمل پیش کیا گیا ہے۔ افادیتِ عامہ کے پیشِ نظر قارئینِ ''بینات'' کی نذر کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

تمہید

تاریخِ انسانی پر ہم جب ایک غائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو بہت سے فاسد خیالات، لاتعداد نظریے اور زہریلے افکار کے آہن پوش لشکر ہمیں باہم برسرِ پیکار نظر آتے ہیں، کہیں فرعونیت کا چرچا ہے تو کہیں قارونیت کے ڈنکے بج رہے ہیں، کسی جگہ قیصریت کا شہرہ ہے تو کہیں سے کسرائیت کی آوازیں آرہی ہیں۔

اگرچہ تاریخِ انسانی کے پورے سفر میں اسی اتھل پتھل اور شورشرابے کا ماحول گرم ہے، لیکن اُنیسویں صدی اس لحاظ سے کچھ زیادہ ہی اہمیت کی حامل ہے کہ ذہنی پراگندگی، فکری انتشار، سیاسی و مذہبی کشمکش اس صدی میں اپنے شباب کو پہنچ رہی ہے اور باطل جماعتوں نے پوری قوت سے عالمِ اسلام پر شب خون مارا ہے۔

جہاں وہ حکومت کا بلاشرکتِ غیرے مالک ہو، وہیں ا میں عوام کو ایسا معاشرہ بنانے پر بھی مجبور کردے جس کا فرد ذاتی ونجی طور پر تو بھلے ہی مذہبی ہو،لیکن اجتماعی اور معاشرتی طور پر اس قید وبند سے آزاد ہو، کیونکہ وہ افراد کو حکومت میں محض وطن اور قوم کی بنیاد پر شریک کرتا ہے، مذہبی حیثیت سے اُنھیں کوئی حصہ نہیں دیتا، اس لیے وہ سرکاری اور حکومتی سطح پر مذہب پسندوں کی کوئی حوصلہ افزائی نہیں کرتا، وہ مذہب کو سیاست سے جدا کرنے کے ساتھ ساتھ اُسے چند خوش عقیدہ لوگوں کا نجی معاملہ قرار دے کر مواعظِ یا اخلاقی ضابطہ کے طور پر برداشت تو کرتا ہے،لیکن اس کی دلی خواہش یہ ہے کہ ملک کی تمام مذہبی اشخاص چھپ کر خاموشی کے ساتھ پوجا پاٹ تو کرلیں،لیکن جب وہ عبادت خانوں سے باہر تو مذہب کا چولہ اور دینی رنگ وہیں اُتار دیں، اور معاشرہ میں صرف ایک مذہب سے بے نیاز انسان کی طرح داخل ہوں۔

سیکولرزم مذہب کو ذاتی وانفرادی زندگی میں محدود کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی تصریح کرتا ہے کہ عبادت کو چھوڑ کر بقیہ دنیاوی وسیاسی اُمور کا نہ صرف یہ کہ مذہب سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ انسان ان اُمور میں فطری طور پر بالکل آزاد ہے، وہ تجربات وعقل کی روشنی میں چاہے قانون بنائے، نیز طرزِ معاشرت، رہن سہن، عادات واخلاق، ا دیات ومعاش اور دیگر تمام اُمور میں مذہب سے الگ راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

لادینی طریقۂ تعلیم

سیکولرزم کی تعریف کرتے ہوئے ہم ''انسائیکلو پیڈیا'' کے حوالے سے پیچھے نقل کرآئے ہیں کہ سیکولر تعلیم وہ طریقۂ تربیت ہے جس سے تمام مذہبی عناصر اور روحانی اثرات کو علیحدہ کردیا گیا ہو، مظاہرِ فطرت، آثارِ کائنات اور واقعات وکوائف کا مطالعہ بے لاگ ہوکر کیا جائے اور محققانہ طور پر حقیقت کا شی بن کر کائنات میں چھپے ان تمام اسرار ورموز کا پتہ لگایا جائے جو اس مادی زندگی میں مفید ہوسکتے ہیں، تو دوسرے الفاظ میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ انکشافِ حقائق میں مذہبی رجحانات کو خارج کردینے کا نام ہی سیکولر تعلیم ہے، اگرچہ معروضی طریقۂ تعلیم بھی یہی ہے کہ تمام داخلی وخارجی اثرات سے آزاد ہوکر کائنات کا مطالعہ کیا جائے،لیکن یہ طریقہ ہر قسم کے اثرات کو علیحدہ کرنے کی بات کرتا ہے، جب کہ سیکولرزم دیگر تمام اثرات کو تو بہ خوشی گلے لگاتا ہے،لیکن مذہبی نات' طریقۂ تعلیم میں اُسے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔

(جاری ہے)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ ....